ڈاکٹر ندیم بن صدیق اسلمی کا منہج محدثین اہل سنت کے خلاف بدمذہبوں کو اسناد جاری کرنے کو آشکار کرنے والا چشم کشا رسالہ

علمائے اہل سنت کی "اسناد احادیث" غیروں کے پاس

از قلم

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑا)

علمائے اہل سنت کی "اسناد احادیث" غیروں کے پاس

اِسلام کے نام لیواؤں میں دور صحابہ میں ہی اہل سنت کے مقابل جو فرقہ سب سے پہلے منظم انداز میں سامنے آیا وہ خارجیوں کا گروہ تھا، جن کا مشہور نعرہ یا موٹو "الحکم للہ فقط" تھا۔ شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے اُن سب کا خاتمہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا: کہ قیامت تک یہ نکلتے رہیں گے۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ خارجی کئی بار نکلے اور ختم ہوئے ہیں۔ آخری بار ابن عبد الوہاب نجدی نے انھیں از سر نو منظم کیا، جس کے پیروکار برطانیہ کی سرپرستی میں عالم اسلام کے مرکز یعنی حرمین شریفین پر اپنا تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہوئے، اور یہ فرقہ اس وقت ایک بڑی جغرافیائی، معاشی اور سیاسی طاقت رکھتا ہے۔ اپنی اس طاقت کو مزید مضبوط رکھنے کے لیے انھوں نے دنیا میں جہاں جہاں مسلمان موجود ہیں، وہاں وہاں بڑے منظم اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اپنے نظریات پر مشتمل مدارس و مساجد کا جال بچھایا تاکہ پورے عالم اسلام سے انھیں سیاسی و نظریاتی حمایت میسر آئے۔ برصغیر میں موجود وہابی و دیوبندی اسی خارجی فکر کا تسلسل اور منہج ہے، جسے یہاں کے حالات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔

اہل سنت کے ہی مقابل جس دوسرے فرقے نے دور صحابہ سے ہی نا صرف اپنی شناخت برقرار رکھی بلکہ ایک تسلسل بھی موجود ہے۔ وہ رافضیوں کا گروہ ہے۔ یہ فرقہ بھی عالم اسلام کے مختلف حصوں میں اس وقت جغرافیائی، معاشی، عسکری اور سیاسی

لحاظ سے ایک بڑی قوت اور حقیقت ہے، جس کا انکار ممکن نہیں۔

ان کے علاوہ اہل سنت کے مقابل جتنے بھی فرقے بنے، وہ اپنا وجود برقرار رکھنے میں ناکام ہوئے یا پھر انتہائی خفیہ انداز میں محدود پیمانے پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکے۔

مذکورہ بالا دونوں فرقوں میں بعض اعتدال پسند افراد کی وجہ سے انھوں نے خود کو مختلف ناموں سے بھی متعارف کروایا ہے۔ جبکہ مجموعی طور پر ایک کی انتہا ناصبیت و خارجیت اور دوسرے کی رافضیت ہے۔ اور دونوں ہی مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی حقیقی روح کو مسخ کرتے ہیں۔

اِن میں سے رافضیوں کے دینی مصادر و مراجع اور اہل سنت کے مصادر و مراجع میں بہت فرق ہے، جس وجہ سے یہ ہمیشہ سے اپنی الگ شناخت اور معمولات سے جانے جاتے ہیں اور عام مسلمان انھیں آسانی سے پہچان کر اپنے دینی فرائض و معمولات اِن سے الگ تھلگ اپنے مسلک و عقیدہ کے مطابق ادا کرتے ہیں۔

اِس کے برعکس ناصبی و خارجی اہل سنت کے ہی مصادر و مراجع سے اپنا دین، عقیدہ و مسلک بیان کرتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ اپنی من پسند چیزوں کو لیتے اور باقی میں تاویل و تحریف کر جاتے ہیں۔ اِن کی وضع و قطع اہل سنت کے مشابہ ہے، اہل سنت کی ہی طرح مساجد و مدارس ہیں۔ اہل سنت کے ہی افراد اِن کی طرف رخ کرتے اور پھر اِن کے ہم مسلک و ہم عقیدہ بن جاتے ہیں۔

پچھلی دو صدیوں سے بالعموم اور سقوطہ خلافت عثمانیہ کے بعد بالخصوص اہل سنت سیاسی، معاشی اور عسکری طور پر زوال پذیر ہیں۔ عالم اسلام پر نظر دوڑا کر دیکھیں اس

وقت رافضیت وخارجیت کے نظریات پر مضبوط حکومتیں موجود ہیں۔ جبکہ پورے عالم اسلام کے ایوانوں میں اہل سنت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ پاکستان سمیت باقی اکثر اسلامی ممالک میں اعلانیہ یا عملاً سیکولر ذہنیت کے افراد اقتدار پر قابض ہیں۔ جو دشمنان اسلام کی خواہش پر قصداً یا انجانے میں مسلمانوں سے مسلمانوں کی ہی پہچان ختم کر کے انھیں آہستہ آہستہ سیکولر بنا رہے ہیں۔

برصغیر میں سلطنت مغلیہ کا آئین فقہ حنفی پر تھا اور بادشاہوں و نوابوں کی غالب اکثریت عقیدتاً سنی حنفی اور صوفیوں کے عقیدت مند و متوسلین میں سے تھے۔ انگریزوں کے قبضے کے بعد انگریزوں کے خلاف سنی حنفی صوفی مکتبہ فکر ہی کی طرف سے پورے برصغیر میں فتاویٰ جہاد کی بازگشت سنی گئی۔ اور مسلمانوں کا 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست کے بعد انگریزوں کی طرف سے سنی حنفی صوفی مکتبہ فکر کے لوگ ہی سب سے زیادہ اعتاب کا شکار ہوئے۔ انگریزوں نے جید علمائے اہل سنت کو چن چن کر شہید کیا، طرح طرح کے مظالم ڈھائے، جائیدادوں سے محروم کیا اور معاشی راستے بھی بند کر دیئے۔

مسلمان اپنا نظام سلطنت تو کھو ہی چکے تھے، مدارس و خانقاہوں کے انہدام کے ساتھ سکول و کالجز کے عام ہونے کے سبب مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی عظیم ذمہ داری بے سروسامانی کے عالم میں علمائے اہل سنت کے کندھوں پر تھی۔ انگریزوں کی جانب سے ایک طرف شعائر اسلام کو ختم کرنے کی کوششیں، دوسری طرف عیسائی مشینری کی تیزی اور تیسری طرف علما سو کو خرید کر نئے نئے عقائد و نظریات متعارف کروائے جا رہے تھے۔ ایسے میں علمائے اہل سنت نے مقامی آبادی

کے تعاون سے مدارس چلانے شروع کیے، جہاں سنی عوام کے بچے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے لگے اور عالم بننے لگے۔ ایک طرف علمائے اہل سنت مقامی آبادی کے تعاون سے اپنے چھوٹے بڑے مدارس چلانے لگے۔ دوسری طرف مخالفین اہل سنت میں دن بدن اضافہ ہونے لگا۔ جن کی تنظیمیں، تعلیمی ادارے اور مدارس جہاں مقامی آبادی کے تعاون سے چلنے لگے، وہیں کسی کو انگریزوں کی طرف سے وظائف ملنے لگے اور کسی کو عرب و ایران سے فنڈنگ ہونے لگی، جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ مدارس کے اندر بہت سی تبدیلیاں بھی ہوئیں۔ نصاب میں تبدیلیاں آئیں۔ طلبہ کا ریکارڈ محفوظ کیا جانے لگا۔ داخلوں اور فارغین مدارس کا ریکارڈ رکھا جانے لگا، مروجہ نصاب مکمل کرنے کے بعد ادارے کی سند جاری کی جانے لگی وغیرہ وغیرہ۔ اسی کے ساتھ پچھلی ایک صدی سے بالخصوص علمائے اہل سنت نے اپنے مدارس میں اس بات کا بھی اہتمام کیا کہ اُن کے ہاں صرف سنی طلبہ ہی تعلیم حاصل کریں۔ اس کے پیچھے فقہی احکام اور مسلکی ضروریات دونوں موجود ہیں۔ جبکہ کچھ اداروں میں سند جاری کرتے وقت "حسام الحرمین" پر تائیدی دستخط بھی لیے جاتے ہیں۔

نوٹ: یہ چیزیں سنیوں کے ساتھ ہی خاص نہیں ہیں۔ بلکہ عرب و عجم میں غیر سنی اداروں میں بھی اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اُن کے ہاں ایسے ادارے بھی موجود ہیں، جہاں داخلہ کی واحد شرط ہی اُن کے عقائد و نظریات کو قبول کرنے پر ہے۔

مروجہ نصاب مکمل کرنے والے فرد کے لیے جامعات کی طرف سے سند جاری

کرنا ضرورت بن چکا ہے، تاکہ فاضلین اِس کی بنیاد پر مختلف شعبہ جات میں اپنی خدمات پیش کر سکیں۔ علمائے اہل سنت نے شروع سے ہی "سند فضیلت" کے علاوہ علوم اسلامیہ جیسے قرآنیات، حدیثیات اور فقہیات وغیرہ کی اسناد فاضلین مدارس (یعنی سنی علما) میں سے بھی خاص اور اُس کے اہل افراد کے لیے ہی جاری کی ہیں۔ اور جو اہل نہیں، صلاحیت پر پورا نہیں اترتے، انھیں اجازات دینے سے بچتے ہیں۔ مخالفین اہل سنت کے پاس جن سنی اکابرین کی اسناد موجود ہیں، وہ انھوں نے اُس وقت حاصل کی تھیں، جب اُن کے مسلک میں بگاڑ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس لیے وہ اُن کے ہاں چلتی آرہی ہیں۔

برصغیر میں انگریزوں کی آمد کے بعد جب سے نئے نئے مسلک سامنے آئے ہیں تب سے لے کر عصر حاضر تک ہم کسی سنی عالم کو نہیں جانتے، جس نے کسی بد مذہب کو اس کے عقیدہ و مسلک سے آگاہ ہونے کے باوجود علوم اسلامیہ بالخصوص علم حدیث کی سند جاری کی ہو یعنی اجازت دی ہو۔ اسناد احادیث تو دور کی بات، ادارے کی سند بھی جاری نہیں کی جاتی تاکہ سنی اور غیر سنی کے درمیان صدیوں سے موجود فرق اور امتیاز برقرار رہے اور حق و باطل کی پہچان ختم نہ ہو۔

جبکہ ڈاکٹر ندیم بن صدیق اسلمی صاحب یہ کام بڑی خاموشی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ادارہ "سراج منیر، گجرات کے زیر اہتمام جو تخصص حدیث کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس میں بلا تفریق مسلک داخلہ دیا جاتا ہے۔ سنی طلبہ کے ساتھ دیگر مسالک دیوبندی، وہابی وغیرہ کو بھی خوش آمدید کہا جاتا ہے، سنی علما کے ساتھ غیر سنیوں پر خصوصی مقالات لکھوائے جانے کا سلسلہ

پوری آب و تاب سے جاری ہے۔ اور آخر میں علمائے اہل سنت سے انھیں ملنے والی اسناد احادیث بھی اِن افراد کو دی جاتی ہے۔ سنیوں کے مخالفین یہ وہ افراد ہیں جو کل کو ایک طرف اہل سنت کے خلاف محاذ سنبھالے ہوں گے اور دوسری طرف حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، مفتی محمد اشرف القادری محدث نیک آبادی، صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی اور امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی کے سلسلہ سے ملنے والی اسناد عوام کو دیکھا کر گمراہ کر رہے ہوں گے اور اِس سارے کام کا سہرہ ڈاکٹر ندیم بن صدیق اسلمی کے سر سجے گا۔

اہل علم مسلکی و نظریاتی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے علوم سے استفادہ کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ برصغیر میں امام اہل سنت احمد رضا خان محدث بریلوی کے سب سے بڑے مخالفین دیابنہ کے کئی اداروں میں تخصص فی الفقہ کرنے والوں کو "فتاوی رضویہ" کا مطالعہ کروایا جاتا ہے۔ اُن کے کئی فضلا اس کا اعتراف اور امام اہل سنت کی تعریف کر چکے ہیں۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ اہل سنت انھیں اپنا نائب بنالیں، یا سلسلہ تلمذ شروع کر دیں اور انھیں اپنے سلاسل کی اسناد جاری کرنا شروع کر دیں۔

ہمارے پاس علم حدیث کا جتنا بھی ذخیرہ ہے یہ سب سنی محدثین کا محفوظ کردہ ہے۔ جس وقت روایت حدیث کا سلسلہ عام تھا اور محدثین کے حلقوں میں بغیر کسی شرط کے شامل ہونے کی اجازت تھی۔ اُس وقت ہر فرد نے حدیث روایت کرنا شروع کر دی۔ مگر محدثین نے یہ سلسلہ زیادہ عرصہ چلنے نہیں دیا۔ نا صرف غیر سنیوں کو احادیث روایت کرنے کا سلسلہ بند کیا، بلکہ ایک ایک راوی کی تحقیق کی اور بعد والوں

کو بتایا: فلاں قدریہ ہے، فلاں معتزلی ہے، فلاں رافضی ہے، فلاں خارجی ہے، فلاں بدعتی ہے اور فلاں فاسق و کذاب وغیرہ ہے۔ اِن سے روایات نہیں بیان کی جائیں گی۔ الحمدللہ امت آج تک اس پر عمل کرتی آرہی ہے۔ مگر آج انہی لوگوں کے فکری پیروکاروں کے ذریعے اپنے اداروں کو رونق بخشی جارہی ہے اور جن محدثین نے انھیں عقیدے، نظریات، فکر و عمل کی چھانی سے چھان کر الگ کر دیا تھا، اُن کی اسناد روایات انھیں تھمائی جارہی ہیں۔ یہ محدثین کے منہج سے صریح انحراف ہے۔ ایسا کرنے والا کوئی بھی شخص اپنے زعم میں تو خدمت حدیث شریف کا مدعی ہو سکتا ہے، مگر حقیقت میں وہ محدثین کے منہج کو چھوڑ کر ایک ایسا دروازہ کھول دے گا، جہاں مستقبل کے بازار میں کئی باہمی بحثیں و نزاع واقع ہوں گے۔ کئی افراد غیروں کا شکار ہوں گے اور بہت سے فضلا کی صلاحیتیں مثبت و تعمیری کاموں میں صرف ہونے کی بجائے غیر ضروری چیزوں میں ضائع ہو رہی ہوں گی۔

برصغیر کے نامور محدثین جیسے شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، علامہ محمد اکرم محدث نصرپوری سندھی، علامہ محمد طاہر محدث پٹنی، علامہ وصی احمد محدث سورتی، امام احمد رضاخان محدث بریلوی، علامہ عبداللہ نقشبندی محدث حیدرآبادی، علامہ ظہیر احسن محدث نیموی، علامہ عبدالحی لکھنوی، محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی، علامہ ظفرالدین محدث بہاری، محدث اعظم مولانا سردار احمد چشتی، محدث صغیر علامہ غلام رسول رضوی، محدث صغیر علامہ محمود احمد رضوی، علامہ عبدالعزیز محدث مبارکپوری، حافظ الحدیث سید جلال الدین نقشبندی، علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ غلام رسول سعیدی وغیرہ نے کیا اپنی

زندگیاں خدمت حدیث میں وقف نہیں کیں۔ اِن شخصیات نے تو کبھی کسی غیر سنی کو اس کے مسلک و عقیدہ جانتے ہوئے اپنی مرویات کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ ان کی پوری زندگی خدمت حدیث شریف کے ساتھ مخالفین اہل سنت کا رد کرتے ہوئے گزری ہے۔ علامہ محمد طاہر محدث پٹنی کو تو مخالفین نے اس وجہ سے شہید بھی کر دیا تھا کہ آپ اُن کی بدعات و گمراہیوں کا رد بڑے زور و شور سے کرتے تھے۔

ڈاکٹر ندیم بن صدیق اسلمی صاحب جن علمائے اہل سنت کے شاگرد رہے ہیں یا جن سے انھوں نے اجازات حاصل کی ہیں۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی نہ کسی غیر سنی کو اپنے سلسلہ تلمذ میں شامل کیا اور نہ اُن کو اپنی اسناد و مرویات کی اجازت دی۔ تو پھر موصوف ایسا کیوں اور کن مقاصد کے پیش نظر کر رہے ہیں؟ ابھی چند دن پہلے گوجرانوالہ کی عظیم شخصیت شیخ الحدیث مفتی محمد اشرف رضوی صاحب نے موصوف کو اپنی اسناد واجازات حدیث سے نوازہ ہے۔ مفتی صاحب سے مل کر پوچھیں کہ آپ نے کبھی کسی غیر سنی کو اپنی مرویات واسناد کی اجازات کیوں نہیں دیں؟ اور پھر انھیں یہ بتائیں کہ جس شخص کو آپ نے اپنی مرویات واسناد کی اجازت دی ہے، اُس کے ہاں سنی و غیر سنی میں امتیاز نہیں کیا جاتا۔ موصوف ہر ایک کو بلا تفریق مسلک اپنے ہاں داخلہ بھی دے رہے ہیں اور آپ اور دیگر سنی شیوخ سے حاصل کردہ اسناد و اجازات بھی انھیں تھما رہے ہیں۔ اور پھر وہ جو ارشاد فرمائیں، ہمیں بھی اطلاع دیجیئے گا۔

ایک ایسا شخص جو سنی گھرانے میں پیدا ہوا، سنی علما سے تعلیم حاصل کی، مالی اور علمی لحاظ سے اہل سنت کا تعاون ملا۔ جس کے تمام پروگرام چاہے وہ حدیث شریف کے ضمن میں ہوں یا دیگر عنوانات پر، اسے سنی افراد ہی فنانس کریں۔ سنی شیوخ الحدیث

جس پر اعتماد کر کے اپنی اسناد و مرویات عطا کریں، وہ اپنے ادارے میں غیر سنی فضلا کو داخلے دے کر انھیں اُن کے عقیدے و مسلک پر باقی رکھتے ہوئے، سنی شیوخ الحدیث کی اسنادو مرویات کی انھیں اجازات دے تو یقیناً یہ باعث تشویش بھی ہے۔ قابل افسوس بھی اور قابل مذمت بھی۔ اور ایک طرح سے وہ شیوخ جنھوں نے اِن پر اعتماد کر کے اپنی اجازات و مرویات عطا کی ہیں۔ نا صرف اُن کے اعتماد کو توڑنا ہے، بلکہ اِن شیوخ کو بالخصوص اور عام افراد کو بالعموم دھوکا دینا بھی ہے۔ جو اب تک یہ سمجھتے آرہے ہیں کہ موصوف اہل سنت کے پلیٹ فارم سے خدمت حدیث شریف میں مصروف ہیں اور اسی سبب سے وہ اپنے طلبہ کو بھی اِن کی طرف بھیجتے ہیں اور جو بن پڑے علمی و معالی تعاون بھی کرتے ہیں۔

بر صغیر کے اندر مسلکی، نظریاتی اور عقیدے کی تفریق کے بغیر ادارے چلانا اور شخصیات کی مرویات و اجازات اُن کے منہج کے خلاف مکس کر کے ہر ایک کو دینا اہل سنت کا منہج نہیں بلکہ اہل ندوہ اور منہاج القرآن کا طریقہ ہے۔ جسے اہل سنت کبھی قبول نہیں کریں گے۔

جس منہج پر یہ چل رہے ہیں یقیناً وہ اِن کے نزدیک غلط نہیں ہے۔ کیا یہ اپنے اِس منہج کو واشگاف الفاظ میں بتا کر وہ سنی شیوخ الحدیث جن کی زندگیاں اہل سنت کے مدارس میں "قال قال رسول اللہ ﷺ" کہتے ہوئے گزر گئی ہیں، اُن سے اُن کی مرویات و اسناد کی اجازات حاصل کر سکتے ہیں اور کیا وہ شیوخ ایسے فرد کو اپنی اجازات سے نوازیں گے جو اِن کی اسناد آگے بد مذہبوں کو تھما دے؟ یقیناً جواب نفی میں ہے۔

الحمدللہ ہمیں بھی پاک و ہند اور عرب کے جید شیوخ سے اُن کی مرویات اور

روایات حدیث کی اجازات حاصل ہیں ۔ اور اپنی بساط کے مطابق خدمت حدیث شریف میں مشغول بھی ہیں۔ مگر ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ جو اجازات ہمیں حاصل ہیں وہ ہم کسی غیر سنی کو صرف عدد بڑھانے کے لیے دے دیں کہ ہم سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد بہت بڑی ہے۔

میں آپ کے سامنے ادارہ سراج منیر، گجرات سے 6 ماہ کا تخصص کرنے والے مسلکاً دیوبندی فاضل کے مقالے کی فہرست اور اُس کا اعترافی بیان رکھ رہا ہوں تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ زیر نظر مضمون میں کیا گیا دعوی اور صدائے احتجاج غلط نہیں ہے۔ آپ ان شواہد کو ایک طرف رکھ دیں۔ ابھی چند دن پہلے موصوف کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر دو سالہ دورہ حدیث شریف کے اشتہار پر موجود اس عبارت " طلبہ جس بورڈ کے ذریعے سے بھی چاہیں گے، اُن کا داخلہ بھجوایا جائے گا" اور پھر اُس کے اوپر لکھے ہوئے پیرے کو بغور پڑھ لیں، ساری کہانی کھل کر آپ کے سامنے آجائے گی۔

میں جانتا ہوں کہ موصوف کو نہ آپ اِن کے منہج سے ہٹا سکتے ہیں، نہ سمجھا سکتے ہیں اور نہ ہی سنی شیوخ الحدیث کے منہج پر انھیں باقی رکھ سکتے ہیں۔ اس لیے یہ مضمون موصوف کی مخالفت میں نہیں بلکہ اُن سنی علما و طلبہ کی آگاہی کے لیے لکھا گیا ہے، جو محتاط چلتے اور منہج اہل سنت کی پیروی کرتے ہیں اور اہل سنت کے پلیٹ فارم سے ہی محدثین کے منہج کے مطابق خدمت حدیث شریف میں مشغول رہتے ہیں۔ تاکہ ہماری طرح کوئی موصوف سے دھوکا نہ کھا جائے اور ادارہ سراج منیر، گجرات کی حقیقت و منہج اُن کے سامنے آجائے۔

دوسروں سے مرعوب ہونے والے بعض لوگوں کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ معاملہ اتنا بھی سادہ نہیں ہے جتنا نظر آتا ہے۔ ابھی تو کچھ نہیں ہو گا، سب نارمل چلتا رہے گا۔ مگر موصوف کا یہ منہج اہل سنت کے لیے چند دہائیوں بعد سر درد بنے گا، اور اُس وقت پانی سر سے گزر چکا ہو گا۔

اس مضمون کے توسط سے میں اہل سنت کے تمام سنی شیوخ سے گزارش کروں گا کہ جب آپ کسی سنی عالم کو اپنی مرویات و اسناد احادیث، دیگر علوم یا سلاسل طریقت کی اجازت دیں تو اجازت نامے میں یہ عبارت لازمی شامل کروایا کریں کہ آپ کا اجازت یافتہ شخص اگر کل کو منہج اہل سنت سے ہٹتا ہے یا اہل سنت کے ساتھ آگے بد مذہبوں کو اجازات دیتا ہے تو آپ کی طرف سے جاری کردہ سند اسی وقت کلعدم قرار پائے گی۔

18 جمادی الاولیٰ 1447ھ

2025/11/9ء

علماءِ پشاور کی حدیث میں خدمات

نگران مقالہ

ڈاکٹر ندیم بن صدیق اسلمی صاحب

ڈاکٹر محمد فیصل نوید گلیانوی صاحب

مقالہ نگار

مولانا شوکت علی ترنابی ترناب فارم پشاور خیبر پختونخوا پاکستان

ایم اے . ایم ایڈ

ادارہ سراج منیر گجرات پنجاب پاکستان

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ رضي الله عنه

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ

(سنن ابی داود 4604، مسند احمد 17174)

(خبردار کہ مجھے کتاب (قرآن) دیا گیا ہے اور اس جیسی ایک اور چیز (یعنی حدیث) بھی)

علماءِ پشاور کی حدیث میں خدمات



مقالہ تخصص فی الحدیث

مولانا شوکت علی ترنابی ترناب فارم پشاور خیبر پختونخوا پاکستان

ادارہ سراج منیر گجرات پنجاب پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف واجمالی خاکہ مقالہ

علماء پشاور کی حدیث میں خدمات

الحمدللہ مقالہ تخصص فی الحدیث مکمل ہوئی جس کی اجمالی تعارف پیش کی جاتی ہے۔ یہ مقالہ چھ ابواب پر مشتمل ہے جس میں کل چھیالیس (۴۶) علماءِ کرام کے حالاتِ زندگی اور ان کی خدمات کو بیان کیا گیا ہے۔ ان علماءِ کرام میں سے سترہ (۱۷) علماءِ کرام کی تصنیفی خدمات، آٹھ (۸) علماءِ کرام کی حدیث میں اصولی خدمات اور بیس (۲۱) علماءِ کرام کی تدریسی خدمات کو بیان کیا گیا ہے۔ تمام علماءِ کرام کی حالاتِ زندگی کو ان کی تاریخ پیدائش کے لحاظ سے درج کیا گیا ہے، جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

باب اول

تعارف حدیث واصول حدیث

اس باب میں علم حدیث اور اصول حدیث کا تعارف اور اس کے متعلقات، تدوین حدیث، موضوع کا تعارف، سابقہ تحقیق کا جائزہ اور افادیت موضوع تحقیق۔

باب دوم

تصنیفی خدمات

اس باب میں ان علماءِ کرام کا ذکر ہو گا جنھوں نے مختلف کتابیں لکھیں ہیں۔ خواہ جس موضوع پر بھی ہو۔

(۱) (حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ)

(۲) (حضرت مولانا سید بادشاہ گل بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

(۳) (شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اکوڑوی رحمۃ اللہ علیہ)

(۴) (مولانا عبدالعزیز چمکنی رحمۃ اللہ علیہ)

(۵) (مولانا سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی مولوی جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۶) (پروفیسر حافظ فضل ہادی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تمغہ امتیاز)

(۷) (حضرت مولانا شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

(۸) (حضرت مولانا سید میاں محمد گل عرف تورپچکی مولوی صاحب مدظلہ العالی)

(۹) (شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۰) (حضرت مولانا محمد احسان اللہ جان القادری رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۱) (حضرت مولانا اشرف علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۲) (حضرت مفتی سید عبداللہ شاہ مدظلہ العالی)

(۱۳) (پروفیسر ڈاکٹر مصباح الرحمٰن یوسفی رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۷)(شیخ الحدیث مولانا عبد الرؤف پشاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۸)(مولانا سید حضرت سید شوڈا گو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۹)(مولانا عبد الرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۴۰)(مولانا حضرت پیر سید نور علی شاہ الجیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۴۱)(مولانا حافظ قاری فیاض الرحمٰن علوی صاحب مد ظلہ العالی)

(۴۲)(مولانا محمد گوہر شاہ صاحب مد ظلہ العالی)

(۴۳)(مولانا پروفیسر ڈاکٹر عبد الغفور صاحب مد ظلہ العالی)

(۴۴)(مولانا حافظ قاری روح اللہ مدنی صاحب مد ظلہ العالی)

(۴۵)(مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۴۶)(مولانا حافظ خالد شفیق صاحب مد ظلہ العالی)

باب پنجم

تجاویز و سفارشات

اس باب میں اس موضوع پر مزید کام کرنے کیلئے سفارشات و تجاویز ذکر کئے گئے ہیں۔

باب ششم

کتابیات و مصادر

اس باب میں ان کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے، جن سے اس مقالہ کے لکھنے میں مدد لی گئی ہے۔

(۱۴)(مولانا مفتی غلام الرحمٰن مد ظلہ العالی)

(۱۵)(مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مد ظلہ العالی)

(۱۶)(مولانا محمد اکرام اللہ جان قاسمی رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۷) (مولانا محمد طاہر صاحب مظہری مکی مد ظلہ العالی)

باب سوم

اصولی خدمات

اس باب میں ان علماء کرام کا ذکر ہو گا جنھوں نے اصول حدیث میں کتابیں لکھیں ہیں۔

(۱۸)(مولانا فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۹)(مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۰)(مولانا سید انوار الحق کاکاخیل رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۱)(مولانا محمد حسن جان مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۲)(مولانا محمد ادریس صاحب مد ظلہ العالی)

(۲۳) (مولانا مفتی صفی اللہ رحمانی صاحب مد ظلہ العالی)

(۲۴)(مولانا مفتی ایاز درانی صاحب مد ظلہ العالی)

(۲۵)(مولانا اسد اللہ خان پشاوری صاحب مد ظلہ العالی)

باب چہارم

تدریسی خدمات

اس باب میں ان علماء کرام کا ذکر کیا جائے گا جنھوں نے صرف تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

(۲۶)(مولانا خائستہ گل المعروف بزرگ استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۷)(مولانا ذکی الدین پشاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۸)(مولانا عبد الودود قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۹)(مولانا سید ایوب جان بنوری پشاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۰)(مولانا مفتی عبد اللطیف پشاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۱) (مولانا مطلع الانوار صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۲) (مولانا گل حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۳)(مولانا حافظ عبد الواحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۴)(مولانا قاری سیف الرحمٰن قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۵)(مولانا عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۳۶)(مولانا محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

فہرست

You

اداره سراج منیر کی طرف سے تخصص فی
الحدیث کرنے پر آپ کو سند حدیث کی اجازت
بھی ملی ہے۔

جی حضرت جناب بالکل ۔ اجازت حدیث
بھی ملی ہے ---

11:03 AM

ادارہ سراج منیر انٹرنیشنل

دو سالہ

دورہ حدیث شریف

بحمدہ تعالی مدرسۃ الحدیث ادارہ سراج منیر گجرات
میں ماہ رمضان المبارک میں دو سالہ دورہ حدیث شریف میں
محدود نشستوں پر داخلے کیے جائیں گے

نوٹ: یہ داخلے صرف ماہ رمضان المبارک میں ہوں گے اس کے بعد داخلے نہیں دیے جائیں گے



دو سالہ دورہ حدیث شریف میں بہترین نصاب متعارف کروایا جائے گا جس میں پہلے چھ ماہ میں مکمل تخصص فی الحدیث جدید اور قدیم نصاب کے ساتھ کروایا جائے گا اور ساتھ باقاعدہ طور پر دورہ حدیث کی کتب کا نصاب بھی شامل ہوگا تحقیق وتخریج، جرح وتعدیل اور دیگر حدیث کے اصول وقواعد پر مہارت دی جائے گی یہ دو سالہ دورہ حدیث شریف انوکھے اور بہترین نصاب پر مشتمل ہوگا دورہ حدیث شریف کی تکمیل پر تخصص فی الحدیث کی سند بھی جاری کی جائے گی نیز اجازات حدیث بھی دی جائیں گی انشاء اللہ العزیز مکمل تحقیقی ماحول ہوگا لائبریری، کمپیوٹر لیب اور دیگر سہولیات میسر ہوں گی نیز کمپیوٹر اور عربی بول چال لازم قرار دی گئی ہے۔ کھانے اور رہائش کا مکمل انتظام موجود ہوگا۔ یہ خاص قسم کے طلبہ تیار کیے جائیں گے۔

نوٹ: طلبہ جس بورڈ کے ذریعے سے بھی چاہیں گے ان کا داخلہ بھجوایا جائے گا۔

اس کے لیے تعلیمی قابلیت صرف شہادۃ العالیۃ ہوگی۔

مزید تفصیلات کیلئے رابطہ کریں

03207707509
03065972421

مدرسۃ القرآن والحدیث جامع مسجد محمدی
بلمقابل نواز شریف پارک، محلہ طارق آباد گجرات